سوال

سے اجر ملتا ہے؟ 92

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرنے کے بعد انسان کو کن چیزوں کا ثواب جاتا ہے ۔ جو آج کل رواج بن چکا ہے گھروں میں سپارے دیئے جاتے ہیں پڑھانے کیلئے اور پھر ان سپاروں کا ثواب مردے کو دیا جاتا ہے ۔ پھر روٹی بھی کپڑے بھی ۔ گویا مردے کے نام کے دیئے جاتے ہیں ثواب کیلئے ۔ میں ایک بات بتاؤں کہ جناب میری دا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

، پڑھنے سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ عبادات میں معتبر وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کے طریقہ کے مطابق ہو ۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبوں میں یہ پڑھا کرتے تھے :

(فإن خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی ہدی محمد وشر الأمور محدثاتہا وکل بدعۃ ضلالۃ))

بنا بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور معاملات میں سے برے (دین میں) نئے ایجاد کردہ ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے '' ۔ (رواہ مسلم ، مشکوۃ کتاب الإیمان ، باب الإعتصام بالکتاب والسنۃ)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

ن قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ...))

، بہتر زمانہ میرا ہے اور پھر جو ان کے بعد آئیں اور پھر جو ان کے بعد ہے (یعنی صحابہ اور تابعین) '' (متفق علیہ مشکوۃ باب مناقب الصحابہ)

ابن مسعود فرمایا کرتے تھے :

مستنا فلیس بمن قدمات فإن الحی لا تومن علیہ الفتنۃ أولئک أصحاب ہذہ الأمۃ وأبرہا قلوبہا ... فاعرفوا لہم فضلہم واتبعوا علی آثارہم تمسکوا بما استطعتم من أخلاقہم وسیرہم فإنہم کانوا علی ہدی مستقیم))

مام ۱/۳۲)

جو چیز دلائل سے ثبا تے اور ان قرون مفضلہ میں موجود تھی وہ یہ ہے کہ انان جب دنیا سے فوت ہوجاتا ہے تو اس کیا عمال کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے جیسا کہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

((وإذا مات ابن آدم انقطع عنہ عملہ))

''کہ جب آدمی فوت ہوجاتا ہے تو اسکے عملوں کا سلسلہ خمت ہوجاتا ہے ''

اب کیا مرنے کے بعد کسی دوسرے کے عمل یا اپنے بعض کئے ہوئے عملوں کا ثواب اسے پہنچتا ہے ؟ اس کا جواب یہ ہے کہ میت زندہ افراد کی کوشش اور محنت پر دو وجوہات سے مستفید ہوتی ہے ۔ پہلی وجہ وہ ہے جس کا سبب یہ اپنی زندگی میں بن گیا تھا اور اہل سنت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے

، آدم انقطع عنہ عملہ إلا عملہ إلا من ثلاث صدقۃ جاریۃ أو ولد صالح یدعوا لہ أو علم ینتفع من بعدہ .))

''کہ جب انسان فوت ہوجاتا ہے تو اس کے اعمال اس سے منقطع ہوجاتے ہیں (یعنی کسی کا ثواب اسے نہیں ملتا) مگر تین چیزیں ہیں (جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے) ایک صدقہ جاریہ ، دوسری نیک اولاد ہے جو اس کے لئے دعا کرتی رہیں اور تیسری چیز عمل ہے جس سے لوگ اس کے جا۔

للہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ مرنے والا اگر ان میں کوئی چیز چھوڑ جاتا ہے تو اسے مرنے کے بعد بھی فائدہ پہنچتا رہتا ہے ۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں سلمان فارسی فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے :

((رباط یوم ولیلۃ فی سبیل اللہ خیر من صیام شہر وقیامہ وإن مات أجری علیہ عملہ الذی کان یعملہ وأجری علیہ رزقہ وأمن الفتان))

''ایک دن اور ایک رات اللہ تعالیٰ کے راستے (جہاد فی سبیل اللہ) میں پہرہ دینا ایک مہینے کے روزے اور راتوں کو قیام کرنے سے افضل ہے اور اگر وہ شخص اسی حالت میں فوت ہوجاتا ہے تو اس کیلئے اس کے وہ سارے عمل جاری رکھے جائیں گے جو اس حال میں وہ کرتا تھا ۔ یعنی جتنے عمل وہ کرتا تھا اس

ایک اور روایت میں یہ لفظ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کل عمل ینقطع عن صاحبہ إذا مات إلا المرابط فی سبیل اللہ فإنہ ینمی لہ عملہ إلی یوم القیامۃ .))

نے کے بعد انسان سے ہر عمل کا سلسلہ ختم ہوجاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کے راستے میں پہرہ دینے والا ، اس کے عمل اس کیلئے قیامت تک بڑھائے جاتے ہیں (یعنی قیامت تک اسے ان اعمال کا اجر ملتا رہے گا) '' (المعجم الکبیر للطبرانی بسند صحیح)

دوسری وجہ جس سے مرنے والے کو فائدہ پہنچتا ہے وہ ہے دوسرے مسلمان کا ان کیلئے دعا کرنا ان کی طرف حج اور صدقہ خیرات کرانا اسی طرح ان کیلئے استغفار کرنا ان چیزوں سے بھی میت مستفید ہوتی ہے کیونکہ ان سب چیزوں کے دلائل قرآن وحدیث میں موجود ہیں ۔ استغفار کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ ... ۱۰ الحشر

،لوگ جوان (اہل ایمان) کے بعد آئے (دنیا میں وہ ایمان کی حالت میں) کہتے ہیں (دعا کرتے ہوئے) اے اللہ! ہمیں بھی بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ایمان کی حالت میں (تیرے پاس) ہم سے پہلے پہنچ چکے ہیں''۔ (الحشر)

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ ابوہریرہ فرماتے ہیں۔

لما نعی لنا رسول اللہ صلی اللہ علسہ وسلم النجاشی صاحب الحبشیۃ فی الیوم الذی مات فیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم استغفروا لاخیکم.))

''کہ جس دن حبشہ کا حاکم نجاشی فوت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی موت کی خبر سنائی اور کہا اپنے بھائی کیلئے بخشش طلب کرو (بخاری کتاب الجنائز باب الصلوۃ علی الجنائز بالمصلی والمسجد)

، آیت کریمہ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ استغفار سے میت مستفید ہوتی ہے۔ دعا کی دلیل نماز جنازہ کی عام احادیث اور اس طرح جو قبروں کی زیارت کی احادیث ہیں سب اس چیز پر دال ہیں۔ عبداللہ ابن عباس فرماتے ہیں :

سَلَّمَ، يَقُولُ : «مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ، فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ))

''کوئی مسلمان آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس پر چالیس آدمی نماز جنازہ پڑھیں جو اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے نہ ہوں تو اللہ ان کی سفارش (دعا) کو اس کے بارے میں قبول کر لیتا ہے'' (مسلم کتاب الجنائز باب من صلی علیہ اربعون شفعوا فیہ)

اور جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب قبرستان جاتے تو یہ دعا پڑھتے :

سَلَّمَ، يَقُولُ : «مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ، فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا، لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا، إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ))

گھروں (قبروں) میں رہنے والے مومنو! اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے پہلے آنے اور بعد میں آنے والوں پر رحم کرے۔ یقیناً ہم بھی اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے (مسلم کتاب الجنائز باب ما یقال عند دخول القبور والدعا لاہلہا)

ت میں یہ الفاظ ہیں :

أسئل اللہ لنا ولکم العافیۃ.))

''میں اللہ سے تمہارے لیے اور اپنے لیئے عافیت کا سوال کرتا ہوں''۔

رحم کی دعا اور عافیت کا سوال کران اس بات کی دلیل ہے کہ میت اس لئے مستفید ہوتی ہے۔

صدقے کی دلیل : صحیح بخاری میں سیدہ عائشہ کی حدیث ہے کہ :

وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أُمِّيَ افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوصِ، وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، أَفَلَهَا أَجْرٌ، إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ : «نَعَمْ»))

'نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی اور اُس نے کوئی وصیت نہیں کی۔ میرا خیال ہے اگر وہ مرتے وقت بات کر سکتی تو صدقہ ضرور کرتی۔ کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کرو؟ اور کیا اُسے اس پر اجر ملے گا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں!'' (صحیح

اسی طرح صحیح بخاری میں ہے کہ سعد بن عبادہ کی والدہ وفات پا گئیں اور وہ وہاں موجود نہیں تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے۔

(إن أمی ماتت وکنت غائبا عنہا فہل ینفعہا إن تصدقت عنہا؟ قال : نعم.))

''کہ میری والد فوت ہو گئی اور میں وہاں موجود نہیں تھا۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں تو اسے اس صدقہ کا نفع پہنچے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہاں! (بخاری)

فرض روزہ کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

((من مات وعلیہ صیام صام عنہ ولیہ))

جو شخص فوت ہو گا اور اس کے ذمے روزے تھے اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے'' (مسلم کتاب الصیام باب قضاء الصیام عن المیت)

حج کی لدیل : ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میری والدہ نے حج کی نذر مانی تھی لیکن حج رکنے سے پہلے فوت ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ِ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ، أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟ اقْضُوا اللهَ فَاللهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ»))

،مجھے بتاؤ اگر تمہاری والدہ کا کسی پر قرض ہوتا تو اس قرض کو ادا کرتی؟ اس نے کہاں ضرور کرتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے اس کا قرض ادا کیا جائے''۔ (بخاری)

، جو شریعت سے ثابت ہیں کہ میت کے مرنے کے بعد ان سے فائدہ پہنچتا ہے ان کے علاوہ دوسری اشیاء لوگوں نے ایجا کر رکھیں ہے۔ قل، تیجا، ساتواں، چالیسواں وغیرہ ان کی شریعت میں کوئی دلیل نہیں اور یہ سب کام بدعت کے زمرہ میں ہیں۔ اگر ان چیزوں کا ثواب بھی میت کو پہنچتا ہوتا اور یہ میت کے

باقی رہا قرآن مجید پڑھ کر اس کا ثواب میت کو بخشنا تو اس بارہ میں بعض علماء کی رائے ہے کہ اس یں کوئی حرج نہیں لیکن شرعاً کسی صریح اور مروع حدیث سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ قرآن پڑھنے کا ثواب میت کو پہنچتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہ چیزیں موجود نہیں تھیں اور نہ ہی نبی کر

"ومن فعل طاعۃ للہ تعالی ثم اہدی ثوابا إلی حی أو میت لم ینتقل ثوابہا إلیہ وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ٣٩ ... النجم فإن شرع فی الطاعۃ ناویا أن یقع عن المیت لم یقع إلا فیما إستثناہ الشرع کالصدقۃ والصوم والحج والدعاء والإستغفار."

''کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا کوئی کام کیا پھر اس کا ثواب میت یا زندہ کو دے دیا اللہ کی اطاعت کا ثواب اسے ہر گز نہیں پہنچے گا کیونکہ قرآن میں ہے کہ انسان کیلئے صرف وہی چیز ہے جس کی اُس نے کوشش کی۔ اگر کسی اطاعت کی ابتداء اس نیت پر کی کہ اس کا ثواب فلاں میت کو مل جائے تو یہ میت

الاسلام ابن تیمیہ فرماتے ہیں :

، عادۃ السلف إذا صلوا تطوعا وصاموا وحجوا وقرؤا القرآن أنہم یہدون ثوابہم إلی الأموات إنما کانوا یدعون لہم ویستغفرون لہم فلا ینبغی للناس أن یعدلوا عن الطریق السلف فإنہ أفضل وأکمل."

سیہ ج 24, ص 223,222)

بعض علم سے کورے لوگ قرآن خوانی کے جواز کیلیئے ایک حدیث پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

وتاکم سورۃ یاسین)) (رواہ ابوداؤد)

حالانکہ یہ حدیث سند کے اعتبار سے ثابت ہی نہیں ہے ۔ اس کی سند میں ایک راوی ابو عثمان اپنے باپ سے بیان کرتا ہے اور یہ باپ بیٹا دونوں ہی مجہول راوی ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ حدیث موقوف اور مضطرب بھی ہے ۔ پھر آج کل لوگوں نے جو رواج بنایا ہو کہ قرآن خوانی کیلیئے اجرت پر قراء اور دو

لتعزیۃ إعطاء الدراہم لمن یقرأ القرآن علی روح المیت أو یسبح أو یھلل . "

جو میت کی روح کیلیئے قرآن خوانی یا ذکر واذکار پر پڑھنے والے کو پیسے دیئے جاتے ہیں یہ بھی تعزیت کی بدعات میں سے ''۔

جو مرنے والا اپنی زندگی میں ایسا عمل کرجاتا ہے جو صدقہ جاریہ کے زمرے میں آتا ہے تو اس کا ثواب بھی اسکو پہنچتا رہتا ہے ، کسی کے نام پر صدقہ دینے والی اس میں کوئی بات نہیں ۔
ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اوران کا حل

1ج

محدث فتویٰ